باب الفتاوی

وجوب جمعہ

از مولانا رفیع الدین صاحب
مدرس جامعہ تعلیم الاسلامیہ ماموں کانجن

کیا جنگل میں نمازِ جمعہ بمعہ خطبہ ہو جاتی ہے یا نہیں۔ جب کہ وہاں مسافر غالباً تین ماہ کے لیئے ٹھہرے ہوتے ہیں۔ اور ان کی تعداد ایک صد سے متجاوز ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیل سے لکھیں ؟

سائل حسن فاروق نمبر ۳۱/۴ ، ۱۵۴-۵۸ بلوچ رجمنٹ ملیر کینٹ کراچی

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جنگل میں نمازِ جمعہ بمعہ خطبہ پڑھی جا سکتی ہے۔ اس لیئے کہ وجوبِ جمعہ اور اس کی صحت کے لیئے جماعت تمام کے نزدیک شرط ہے۔ اس کی دلیل ابو داؤد جلد اول صفحہ ۱۵۳ والی مندرجہ ذیل حدیث ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة عبد مملوك او امراة او صبی او مریض۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار کے سوا ہر مسلمان پر جماعت میں جمعہ حق واجب ہے۔ غلام، عورت، بچہ بیمار اس حکم سے خارج ہیں

امام شوکانی رح نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ میں فرماتے ہیں۔

فاستدل بان العدد واجب بالحديث والاجماع۔ یعنی حدیث اور اجماع اس بات کی دلیل ہیں کہ جمعہ کے لیئے جماعت ضروری ہے۔ مولانا عبید اللہ رحمانی مدظلہ العالی مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۹ میں فرماتے ہیں۔ لانها لا تصح الا بالجماعة بالاجماع

لیکن مقدارِ جماعت میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے۔

امام طبریؒ کے نزدیک مقتدی اور امام صرف دو ہوں تو جمعہ ہو سکتا ہے۔ ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک امام کے علاوہ دو اور امام حنیفہؒ کے نزدیک امام کے علاوہ تین امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چالیس اور بعض کے نزدیک تیس کی تعداد ہے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں لم يثبت فی شی من الاحاديث تعيين عدد مخصوص۔ عون المعبود جلد اول ص ۴۱۶ -

امام شوکانی نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ میں فرماتے ہیں لم یات نص من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان الجمعۃ لا تنعقد الا بکذا و ھذا القول ھو الراجح عندی۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی صراحت نہیں فرمائی ہے۔ کہ جمعہ کے لیئے اتنی تعداد شرط ہو۔ جس کے بغیر جمعہ ہو ہی نہ سکتا ہو۔

صورت مسئولہ میں تمام آئمہ کے نزدیک مشروط تعداد اور تعداد جماعت کی پائی گئی ہے۔ لہذا وہ جمعہ کی نماز بمعہ خطبہ پڑھیں

امام عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں ابن جریج سے ذکر کیا انہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع فی سفرو خطب علی قوس کہ نبی صلی اللہ نے سفر میں جمعہ پڑھا اور کمان کے سہارے پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

صحیح ابن خزیمہ میں ہے۔ ان ابا ھریرۃ کتب الی عمرؓ یسئلہ عن الجمعۃ وھو بالبحرین فکتب الیہ ان جمعوا حیث ما کنتم۔ عون المعبود جلد اول ص ۴۱۵۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بحرین سے حضرت عمرؓ کو جمعہ کے بارے میں خط لکھا حضرت عمرؓ نے جواب لکھا کہ جہاں بھی تم ہو جمعہ پڑھو۔

لہذا جس مقام پر مسلمانوں کی جماعت ہو۔ جمعہ کی نماز بمعہ خطبہ پڑھیں۔ واضح رہے کہ جنگل میں وہ لوگ تین ماہ رہنے کی نیت کرنے سے مقیم کے حکم میں ہیں۔ اور ان پر جمعہ واجب ہے۔

ہاں مسافر پر جمہور کے نزدیک جمعہ واجب نہیں ہے۔ جس کی دلیل دارقطنی صفحہ ۱۶۴ والی روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم الاخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافرا او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلھو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ تو جمعہ کے روز اس پر جمعہ ضروری ہے۔ مگر بیمار یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام جو شخص کھیل یا تجارت کے ساتھ مشغول ہو کر بے پرواہ ہوا تو اللہ پاک اس سے مستغنی ہو جائیں گے۔ اللہ تو بے پرواہ اپنی ذات میں آپ محمود ہیں۔

لیکن اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ متکلم فیہ راوی ہے۔ اور اس کا استاد معاذ بن محمد غیر معروف ہے۔

ابن رشدؒ بدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۱۴۴ میں فرماتے ہیں۔ والحدیث لم یصح عند اکثر العلماء۔

اہل ظاہر کے نزدیک مسافر پر جمعہ واجب ہے۔

لیکن اگر مسافر نازل (یعنی ایک جگہ اترے اور ٹھہرے) ہو تو پھر کئی ایک آئمہ کے نزدیک اس

باقی صفحہ ۴۹ پر